112434 ـ لڑکی کو پسند کرتا ہے لیکن گھر والے لڑکی کے والد کی خراب شہرت کی بنا پر انکار کرتے ہیں

سوال

میں اپنی پڑوسن کی لڑکی کو جنون کی حد تك پسند کرتا ہوں، ہم ایك ہی سکول پڑھتے رہے ہیں اکٹھے سکول جاتے تھے ہماری یہ محبت پاکیزہ اور شریف محبت تھی، الحمد للہ ہم نے ایك دوسرے کے ساتھ شادی کا وعدہ کیا تھا.
اب میں کہیں جانے والا ہوں ہم جب آخری بار رات کو ملے تو ہم نے کتاب اللہ پر ایك دوسرے سے وعدہ کیا کہ ہم میں سے کوئی بھی اللہ کے حکم سے کہیں اور شادی نہیں کریگا.
جناب مولانا صاحب یہ لڑکی محترم ہے اور اپنے پروردگار کے حقوق کا علم رکھتی ہے، اور شام کی کلاس میں قرآن مجید اور فقہ و سیرت کے اسباق کی تعلیم حاصل کر رہی ہے، جناب مولانا صاحب مجھے کچھ مشکلات درپیش ہیں:
اول:
میرے گھر والے اس سے شادی کرنے سے انکار کرتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ وہ شادی کے بعد راضی ہو جائینگے، باقی علم تو اللہ کے پاس ہے.
دوم:
یہ لڑکی اس معاشرہ میں مظلوم ہے اللہ انہیں ہدایت دے مولانا صاحب اس لڑکی کی والدہ کو طلاق ہو چکی ہے اب وہ اپنے باپ کے ساتھ رہتی ہے، اس کے والد نے اس کی خالہ سے شادی کر رکھی ہے، اس کی خالہ اور پھوپھی اور دادی اس لڑکی پر ظلم کرتے ہیں، اس سے گھر کا سارا کام کاج اور کھیتی باڑی بھی کرواتے ہیں، بلکہ سارے کام وہی کرتی ہے، میں اسے اس ماحول سے نجات دلانا چاہتا ہوں.
سوم:
اس لڑکی کا والد نشہ کرتا ہے اور پرانے کام کرتا ہے والد کی شہرت کی بنا پر میرے گھر والے اس لڑکی سے شادی کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے، میں اسے اس ماحول اور ظلم سے نجات دلانا چاہتا ہوں، اور پھر لڑکی بھی اپنے والد کے کاموں سے راضی نہیں، کیونکہ گناہ تو اس کے والد کا ہے، یعنی ہم کسی شخص کو دوسرے کے گناہوں کی سزا کیوں دیں.
اللہ کی قسم میں بہت پریشان ہوں، جناب مولانا صاحب میری مدد و معاونت کریں، اور مجھے صحیح رائے دیں کیونکہ میرا اس لڑکی کو چھوڑنا بہت بڑی مصیبت کا باعث ہے، امید ہے میرا پروردگار اسے اس ظلم سے نکالےگا، اور مشکلات کو آسان کریگا، اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

دین اور اخلاق والی بیوی اختیار کرنی چاہیے جو اپنے خاوند کی بھی حفاظت کرے اور اپنے گھر اور اپنی عزت کی بھی اور بچوں کی اسلامی تربیت کرنے والی ہو، اور اسلامی معاشرہ میں اسلامی گھر اور خاندان بنانے میں معاونت کرنے والی ہو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

" عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کی بنا پر، اور اس کے حسب و نسب کی بنا پر، اور اس کے حسن و جمال اور خوبصورتی کی بنا پر، اور اس کے دین کی بنا پر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین والی کو اختیار کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

اس سلسلہ میں تساہل و کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہیے اور نہ ہی اپنے جذبات و احساسات کے پیچھے بھاگنا چاہیے، اور جسے محبت کا نام دیا جاتا ہے اس کے پیچھے مت بھاگیں، کیونکہ کتنی ہی شادیاں ناکامی کا شکار ہوئی ہیں؛ اس لیے کہ وہ دین کی بنیاد پر قائم نہ تھیں.

انسان کو کسی دوسرے شخص کےافعال کی سزا نہیں دی جاتی، وہ تو اپنے اعمال کی سزا ہی بھگتےگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھائیگی الاسراء (15).

لیکن انسان کے سسرال والوں کا اس سے تعلق نہیں کٹ سکتا، اسے ان کے ساتھ معاملات بھی کرنا ہوتے ہیں، اور انہیں ملنے بھی جانا ہوتا ہے، اور اس کی اولاد بھی ان سے متاثر ہو سکتی ہے، اس لیے کسی اچھے خاندان کو تلاش کرنا چاہیے جس کی شہرت بھی اچھی ہو، کیونکہ ایسا کرنے کا خاوند اور اس کے گھر والوں اور اس کی اولاد پر اچھا اثر ہوتا ہے، اور پھر یہ خاندان برقرار رکھنے کے عوامل و اسباب میں شامل ہوتا ہے، اور جن عوامل کی بنا پر عام طور پر خاندان بکھر جاتے ہیں اور مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں ان سے نکلنے کا باعث بنتا ہے.

اس لیے اس رشتہ کے انکار پر ہم آپ کے گھر والوں کو ملامت نہیں کرتے، کیونکہ انہوں نے ایک نشئی آدمی کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنے سے انکار کیا ہے جس کی شہرت اچھی نہیں، کیونکہ یہ چیز ان کے لیے اور ان کی آنے والی نسل کے لیے خراب شہرت کا باعث بنےگی.

محبت و جذبات جیسے قضیہ کو عقل و انصاف اور وسعت نظر کے ساتھ دیکھنا چاہیے، بعض اوقات انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اس لڑکی کے بغیر نہیں رہ سکتا، اور اسے چھوڑ نہیں سکتا، اور اس میں یہ یہ صفات پائی جاتی ہیں.

لیکن اگر وہ عقلمندی سے کام لے اور غور وفکر کرے تو یہ واضح ہوگا اس کی نظر اور جذبات نے مبالغہ سے کام لیا ہے، اس لیے آپ اپنے سامنے دقیق قسم کا موازنہ رکھیں جو اس لڑکی کی نیکیوں اور برائیوں میں مقارنہ کرے، اور اس سے مرتبط ہونے کی صفات و عیوب کو مدنظر رکھیں، اور پھر یہ سب کچھ دیکھنے اور موازنہ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کریں، اس میں اپنے آپ کو دھوکہ میں مت رکھیں، کیونکہ آپ ہی اس کے نتائج کا شکار ہونگے، اور اس کا بوجھ بھی آپ پر ہی آنا ہے.

دوم:

جب آپ کے نزدیک اس لڑکی سے شادی کرنا راجح قرار پائے تو پھر آپ اپنے گھر والوں کو مطئمن اور راضی کرنے کی کوشش کر کے ان کی موافقت حاصل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ جب والدین کسی معین لڑکی سے شادی کرنے سے منع کر دیں تو اصلا اس میں ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہو گی؛ کیونکہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب ہے، اور کسی معین اور مخصوص لڑکی سے شادی کرنا واجب نہیں.

اس سے استثناء اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب انسان کو زنا میں پڑنے کا خوف ہو، کہ اگر اس شخص کی اس عورت کے ساتھ شادی نہ ہوئی تو ظن غالب میں وہ اس عورت کے ساتھ زنا تک جا سکتا ہے.

سوم:

گھر والوں کو چاہیے کہ جب یہ واضح ہو جائے کہ ان کا بیٹا کسی معین لڑکی سے محبت کرتا ہے، اور وہ لڑکی بھی نیک و صالح اور صحیح راہ پر قائم ہے تو وہ اس سے شادی کی مخالفت مت کریں، کیونکہ ان دونوں کی شادی ہی اس کا بہتر علاج ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1847) علامہ بوصیری نے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (624) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب وہ اچھی نیت کے ساتھ اس لڑکی کو اس کے گھر والوں سے نجات دلانا چاہتے ہوں تو یہ بہت اچھا اور بہتر ہے خاص کر جب وہ ان سے دور کسی اور جگہ منتقل ہو جائے اور اس کی اولاد اس خراب ماحول سے متاثر نہ ہو جس میں رہ رہے ہیں، اس وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنا بہتر ہے.

چہارم:

یہ بات مخفی نہیں کہ آپ اس عورت کے لیے ايك اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے آپ نہ تو اس کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں، اور نہ ہی مصافحہ اور نہ ہی اس کے محاسن کو دیکھ سکتے ہیں، اور اسی طرح محبت کی باتیں کرنا بھی جائز نہیں، اور ٹیلی فون پر بات چیت بھی نہیں کر سکتے، اگر ماضی میں آپ ایسا کر چکے ہیں تو اس سے توبہ و استغفار کریں.

اسی طرح مخلوط تعلیم سے بھی توبہ کرنا ہوگی جو ان خرابیوں کی جڑ ہے اور ان حرام کاموں سے خالی نہیں، بلکہ اس کے لڑکے اور لڑکی پر برے اثرات پڑتے ہیں.

ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ آپ ان اہل خیر میں سے ان افراد کے ساتھ مشورہ کریں جو اس لڑکی اور اس کے گھر والوں کو جانتے ہیں، اور پھر کوئی بھی قدام اٹھانے سے قبل استخارہ ضرور کریں، کیونکہ جو شخص مشورہ اور استخارہ کر کے کوئی کام کرتا ہے وہ نہ تو نادم ہوتا ہے اور نہ ہی پریشان.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (23420) اور (84102) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ آپ کے لیے معاملہ کو آسان کرے اور آپ کی راہنمائی فرمائے، اور آپ کے معاملات کا انجام اچھا فرمائے.

واللہ اعلم .